بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ — ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ — ۸ تبوک ۱۳۴۷ش — ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء — نمبر ۲۰۹

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل دوستوں کا تقرر بطور ناظم اعلیٰ انصار اللہ علاقائی ۳۱ فتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۷۰ء) منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

متعلقہ مجالس سے درخواست ہے کہ ان دوستوں سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

۱۔ مکرم محمد شمس الرحمٰن صاحب ڈھاکہ ناظم برائے مجالس انصار اللہ مشرقی پاکستان

۲۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر ناظم اعلیٰ برائے مجالس انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان

۳۔ مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کوئٹہ ناظم اعلیٰ برائے مجالس انصار اللہ کوئٹہ و قلات ڈویژن

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

• مکرم محمد نصیر اطہر صاحب ابن مکرم قاری محمد امین صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا نکاح عزیزہ طیبہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب مقیم لندن سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ۱۲ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۶۸ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سے ملاقات صرف ہفتہ اتوار اور جمعرات کے دن ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک ہوا کرے گی۔ لہٰذا ملاقات کے خواہشمند احباب اپنے نام دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ۸½ بجے صبح سے پہلے لکھوا دیا کریں۔

نوٹ:۔ جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے صرف اس دفعہ ۲۲ تبوک (ستمبر) بروز اتوار عام ملاقات نہ ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں کے دور ہونے اور ان سے محفوظ رہنے کے دو ذرائع

اوّل استیلاءِ خوفِ الٰہی۔ دوم ذاتِ احدیت کے ساتھ محبتِ ذاتی

"ایک گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں جیسے چوری کرنا۔ زنا۔ ڈاکہ وغیرہ موٹے موٹے گناہ ہیں۔ دوسرے صغیرہ جو بلحاظ بشریت کے انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے۔ مگر بشریت کے تقاضے سے بعض نا سزا امور اس سے سرزد ہو جاتے ہیں جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔ اسی طرح ہر گناہ کے دور ہونے کے بھی دو ذرائع ہیں۔ اوّل وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غلبۂ خوف کے سبب سے دور ہو جاتے ہیں۔ یعنی استیلاء خوفِ الٰہی بھی ایک ایسی شے ہے جو گناہوں کو دور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے۔ پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اطلاع پانے کے بعد اس کی محبت بڑھتی ہے اور پھر اس محبت سے گناہ دور ہوتے ہیں۔ ان دونوں ذریعوں سے گناہ دور ہوتے ہیں۔

ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ گناہ ان سے سرزد نہ ہو مگر وہ کچھ ایسے غفلت میں پڑ جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ گناہ ہو ہی جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ وہ شدتِ خوف سے بچتا ہے۔ جیسے میں نے کہا کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیں تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہوگا۔ یہ احتیاط اور عجز اور خوف حاکم کے رعب اور حکومت کا نتیجہ ہے۔ لیکن یہی نتیجہ محبت سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ جب ایک شخص اپنے محسن کے سامنے جاتا ہے تو وہ اس کے احسان کو یاد کر کے خود بخود نرم اور محتاط ہو جاتا ہے اور ایک حیا اس کی آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے۔ محسن کے ساتھ محبت بڑھتی ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کر دے تو وہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے پھر اس محبت کے تقاضے سے وہ اس کی خلاف ورزی اور خلاف مرضی کرنا نہیں چاہتا۔ یہ فرمانبرداری اور اطاعت محبتِ ذاتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر انسان کو اگر خدا تعالیٰ کے احسانات کا علم ہو جو اس پر اس نے کئے ہیں تو وہ اس کی ذاتی محبت کی وجہ سے گناہوں سے بچے گا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۰-۳۱۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ تبوک ۱۳۴۷ ہش

مادہ پرستی کی بیماری اور اس کا علاج

(۳)

دوسری باتوں کو چھوڑ کر ہم صرف ایک اور ایک ہی ایسا کام دیکھتے ہیں جو ان مجددین کے کارناموں میں آفتاب نصف النہار کی طرح تابندہ اور درخشندہ نظر آتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ان پارسا لوگوں نے وجود باری تعالیٰ کے بیّن اپنے اپنے حالات کے مطابق

شہادت

قائم کی۔ بے شک ان وجودوں نے لوہے کو لوہا کاٹتا ہے کے مصداق عقلی دلائل بھی نہایت وضاحت سے پیش کئے اور زمانے کے امراض کی اچھی طرح تشخیص کر کے ان کا بہترین علاج کیا۔ لیکن ان کے کارناموں میں اکسیری نسخہ یہی تھا کہ انہوں نے قرآن کریم اور سنت کے مطابق زندہ خدا تعالیٰ کے وجود کا عملی ثبوت بہم پہنچایا اور وحی والہام اور کشوف اور دعا سے دنیا کے سامنے ایسا ثبوت مہیا کیا جس سے بڑے بڑے دانشوروں کے زہرے آب آب ہوگئے۔ اور اکثر ان میں سے اپنے فلسفہ کی بھول بھلیوں میں بوکھلا گئے کہ ؏

کہاں کے دیر و حرم گھر کا راستہ نہ ملا

بہتوں نے مادہ پرستی کے مرض سے شفا پائی اور عوام کی صحیح راہ نمائی کے قابل ہو گئے۔ لیکن بہتے تباہ بھی ہوئے۔ تاہم ساقی کا دور چلتا رہا۔

ہمارے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی کام کے لئے کھڑا کیا۔ کہ وہ اس منظم الحادی مہم کا مقابلہ انہی ہتھیاروں سے کریں جو ہتھیار انبیاء علیہم السلام اور مجددین السلام کرتے رہے ہیں۔ اور مادہ پرستی پر فتح پاتے رہے ہیں۔ اور وہ ہتھیار جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت وضاحت سے اپنی تصنیفات تقاریر اور ملفوظات میں بیان کیا ہے۔ وہی ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

الغرض موجودہ دور کی بیماری "انکار باری تعالیٰ" ہے اور اس کا ایک ہی علاج ہے جس کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایک صحافی کے جواب میں اس بیماری کا تیر بہدف علاج بتایا تھا۔ صحافی کا سوال یہ تھا کہ معجزات کا کیا مقصد ہے۔ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ دہریوں کو اللہ تعالیٰ کے وجود کا قائل کرنا۔ استدلالیوں کی مصیبت یہ ہے کہ بات سے بات پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور ذہن کو کسی ٹھکانے پر پہنچنے نہیں دیتے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی عقل محدود ہے۔ وہ منزل کی راہ نمائی تو ایک حد تک کرسکتی ہے مگر منزل نہیں ہے۔ البتہ معجزہ بڑے سے بڑے منکر کو بھی حیرت زدہ کر دیتا ہے۔ اور وہ اپنی چوکڑی بھول جاتا ہے۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ :-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء)

مینیجر الفضل ربوہ

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ پرہیزگار، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والے سے محبت کرتا ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ

(مسلم کتاب الزھد)

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو بے نیاز ہو۔ گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

قطعات

تاجر ہمیں ہیں رونق بازار ہمیں ہیں
جنس وفا کے صرف خریدار ہمیں ہیں
خوشبو ہمیں سے پھیل رہی ہے جہاں میں
گلشن ہمیں ہیں طبلہ عطار ہمیں ہیں

دیکھ کر ہیں زندہ و رخشندہ آپ
دل ہی دل میں ہونگے وہ شرمندہ آپ
ہر طرف تنویر ہی تنویر ہے
مہر کی مانند ہیں تابندہ آپ

دل دوست کا اگر مری جانب سے صاف ہے
کچھ غم نہیں ہے تجھ کو اگر اختلاف ہے
نقش و نگار تیری جفا کے تو سج گئے
جا تجھ کو میرا خون رگ جاں معاف ہے

جان لب پر تڑپ کے آئی ہے
رونمائی کی رونمائی ہے
نیاز کا ولولہ معاذ اللہ
ناز کی روح تھر تھرائی ہے

تنویر

مغربی جرمنی میں اسلام کی نمایاں کامیابی

ایک مشہور مسیحی مناد کو قبولیتِ دعا میں اسلام کا مقابلہ کرنے کی دعوت اور اس کا انکار

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی ایم۔اے انچارج احمدیہ مسلم مشن فرانکفورٹ مغربی جرمنی)

(۳)

جناب عالی!۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مروجہ عیسائیت کے عقائد کا محض دلائل و براہین سے ہی باطل ہونا ثابت نہیں کیا بلکہ عیسائیت کے مقابلہ پر اسلام کی صداقت کو زندہ نشانات کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ قبولیتِ دعا کے زبردست نشان کا دعویٰ کیا اور اسلام اور عیسائیت میں سے سچے مذہب کی شناخت کے طور پر عیسائیوں کو قبولیتِ دعا کے مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے تجویز فرمایا کہ طبی طور پر چند لاعلاج قرار شدہ مریضوں میں سے قرعہ اندازی کے ذریعہ یکساں تعداد میں مریض تقسیم کر لئے جائیں اور پھر اپنے حصہ کے مریضوں کی معجزانہ شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی جائیں۔ آپ نے پوری تحدی کے ساتھ اعلان فرمایا کہ اگر عیسائی قبولیتِ دعا کے اس طریقِ مقابلہ کو قبول کر کے میدان میں نکلے تو اسلام کا زندہ خدا اسلام کی تائید میں ایک عظیم الشان نشان ظاہر فرمائے گا۔

جناب عالی! جماعتِ احمدیہ نے سربراہانِ کلیسا کو کئی بار فیصلہ کے اس آسان طریقِ کار کی دعوت دی ہے لیکن یہ ایک زندہ جاوید حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعوتِ مقابلہ کے بالمقابل تمام کا تمام عالم عیسائیت مسلسل مہر بلب ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں اس دعوتِ مقابلہ کو دہراتے ہوئے ایک بار پھر کلیسا کے رہنماؤں کو قبولیتِ دعا میں مقابلہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

جناب عالی! اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ اس شہر کے باشندے بھی نجات کے حقیقی سرچشمہ سے آگاہ ہوں تو یہ عاجز امام مسجد فرانکفورٹ جماعتِ احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے آپ کے ساتھ عیسائیت کے بنیادی عقائد یعنی مسیح کی الوہیت تثلیث۔ صلیبی موت اور نجات وغیرہ مسائل پر دوستانہ ماحول میں تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے تیار ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ کاش آپ ہماری باہمی گفتگو پر رضامندی ظاہر کر کے یہاں کے باشندوں کو از خود حق و باطل میں امتیاز کرنے کا موقع بہم پہنچا سکیں۔

فقط

آپ کا۔۔

دستخط (مسعود احمد جہلمی ایم۔اے)
امام مسجد فرانکفورٹ

اس دعوتِ مقابلہ کے سلسلے میں خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں دعا کے لئے لکھا جس کے جواب میں حضور کی طرف سے مورخہ ۲۴ رجون کا تحریر فرمودہ نوازش نامہ ملا حضور نے ازراہ شفقت تحریر فرمایا :-

"آپ کا خط مورخہ ۶/۹ ۱۹ ہش مع نقل چٹھی بنام ڈاکٹر سموئیل صاحب ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اگر اس نے دعوتِ مقابلہ کو قبول کیا تو شکست کھائے گا۔ انشاء اللہ۔ آپ جرأت سے مقابلہ کریں اگر ضرورت محسوس کریں تو زیورک سے چوہدری مشتاق احمد صاحب کو بھی بلا لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین"

اس خط پر دستخط فرماتے ہوئے حضور نے اپنے قلم مبارک سے مزید لکھا "انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا"

ڈاکٹر سموئیل کی طرف سے ہفتہ بھر جواب کا انتظار کیا گیا لیکن جواب نہ آنا تھا نہ ہی آیا۔ لیکن ہم بات کو کب ختم کرنے لگے تھے۔ انتظار کا وقت ختم ہونے پر خط کا جرمن ترجمہ خاص تعداد میں شائع کروا لیا اور اس پر نمایاں حروف میں لکھا

"ڈاکٹر سموئیل کے نام
ایک خط جس کے جواب
کا ابھی تک انتظار ہے"

اور پروگرام یہ بنایا گیا پندرہ روزہ تقاریر کے آخری دو ایام مورخہ ۲۹، ۳۰ رجون یعنی ہفتہ اور اتوار کے روز جب کہ حاضرین کی تعداد بھی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے یہ خط خیمہ تقریر کے باہر تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ رجون کو خاکسار اور چند دیگر احمدی احباب وقتِ مقررہ سے نصف گھنٹہ قبل ہی خیمۂ تقریر کے باہر کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے اور شائع شدہ خط کو تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جو شخص بھی خیمہ میں جاتا تھا اس کے ہاتھ میں ہمارا خط تھا اگر کوئی میاں بیوی اکٹھے تھے تو ان میں سے ایک نے لے لیا۔ بہرحال خط کو پڑھتے ہی لوگوں میں ہلچل شروع ہو گئی۔ ابھی تقریر شروع ہونے میں کچھ وقت باقی تھا۔ لوگوں نے ہمارے اردگرد جمع ہونا شروع کر دیا۔ بعض نے سوالات کئے بعض نے غصہ کا اظہار بھی کیا۔ جلدی ہی یہ خطوط منتظمین کے پاس پہنچ گئے۔ چنانچہ دو جرمن پادری جن میں سے ایک صدارت اور دوسرا ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتا تھا میرے پاس آئے ان میں سے ایک کہنے لگا آپ نے یہ خط شائع کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا۔ میں نے کہا اگر آپ کو اپنے مذہب کی صداقت پر کامل یقین ہے تو پھر تو آپ کو بجائے شکوہ کرنے کے ہمارا ممنون ہونا چاہیئے تھا کہ ہم آپ کو ایسا عمدہ موقع بہم پہنچا رہے ہیں کہ جس کے ذریعہ آپ نہ صرف عیسائیوں کا یسوع مسیح پر ایمان مضبوط کر سکتے ہیں بلکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی قائل کر سکتے ہیں۔ اس پر یہ دونوں پادری صاحبان خاموش ہو کر چلے گئے اور تھوڑی دیر میں تقریر شروع ہو گئی۔ ہم بھی خاموشی کے ساتھ آخری نشستوں پر بیٹھ کر تقریر سننے کے لئے بیٹھ گئے۔ خیال تھا کہ اب اپنی تقریر میں پادری صاحب ہمارے خط کا ذکر کریں گے لیکن باوجود اس کے کہ سامعین میں سے تقریباً ہر شخص کے ہاتھ میں خط تھا اور ہم لوگ بھی آخر وقت تک وہاں موجود رہے لیکن پادری صاحب نے قطعاً خط کا ذکر نہ کیا البتہ ان کی تقریر میں وہ پہلا سا جوش و خروش نہ تھا تقریر کا اکثر حصہ اسلامی ممالک کے متعلق من گھڑت قصے سُنا کر ختم کر دیا۔

اگلے روز اتوار کا دن حسبِ پروگرام دو تقاریر تھیں۔ ایک تو حسبِ معمول ۵ بجے شام خیمہ کے اندر اور دوسری اس سے پہلے ۴ بجے خیمہ سے چند سَو گز کے فاصلہ پر ساحل دریا پر کھلے میدان میں۔ اس روز بھی ہمارے احباب پہلے سے زیادہ تعداد میں وہاں پہنچ گئے اور ساحل دریا کے ساتھ ساتھ کچھ کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر شائع شدہ خط اور بعض دوسرے پمفلٹ مثلاً "یسوع مسیح کشمیر میں" تقسیم کرنے شروع کر دئے۔ ہمارے بعض احباب کے پاس کیمرے بھی تھے اور پادری صاحبان کے گریز کی تصویری شہادت لینے کی تاک میں رہتے تھے۔ تقریر کے ختم ہوتے ہی لوگوں کے منتشر ہونے سے قبل ہم لوگ خیمہ کے سامنے کچھ فاصلہ پر آ کر کھڑے ہو گئے تا کہ نئے آنے والوں کو بھی لٹریچر دے سکیں یہاں پر عجیب اتفاق ہوا۔ ہم لوگ خیمہ تقریر کے بڑے گیٹ کے سامنے کوئی پچاس گز کے فاصلے پر کھڑے تھے کہ ڈاکٹر سموئیل کی موٹر کار ہم سے کچھ فاصلہ پر آ کر رُکی وہ موٹر کار سے نکل کر خیمہ میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ کار کے رُکتے ہی میں اور دوسرے دوست کار کی طرف متوجہ ہوئے جن

دوستوں کے پاس کیمرے تھے وہ فی الفور کیمرے نکال کر دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔ یہ آمنا سامنا کچھ اس انداز سے ہوا کہ خیمہ سے باہر بہت سے لوگ جو کھڑے تھے ان کی توجہ بھی ہماری طرف لگ گئی اور وہ کچھ اس انداز میں آگے بڑھے کہ سُنیں اب اسلام اور عیسائیت کے نمائندوں میں کیا گفتگو ہوتی ہے۔ مَیں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور خط کے جواب کے متعلق دریافت کیا۔ چلتے چلتے فرمانے لگے "میری تقریر سُنیں" مَیں نے کہا جناب تقریریں تو ہم نے آپ کی پہلے بھی سُنی ہیں اور کل بھی سُنی ہے لیکن ان میں تو آپ نے ہمارے خط کا ذکر تک نہیں کیا اتنے میں وہ خیمہ کے اندر داخل ہوگئے ہم نے سوچا کہ اب مزید پیچھا کرنا مناسب نہیں۔ غیر متعصب اور رواداد جرمنوں پر اب اصل حقیقت تو ظاہر ہو ہی چکی ہے منہ سے نہ کہیں دل میں تو سوچتے ہی ہونگے لیکن ہمارے ایک عرب احمدی دوست مکرم ابراہیم عودہ صاحب ڈاکٹر سموئیل سے مزید بات چیت کرنے پر مصر تھے مَیں نے انہیں اجازت دے دی کہ وہ ڈاکٹر صاحب سے بات کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ تقریر کے بعد یہ ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے عربی زبان میں گفتگو ہوئی برادرم عودہ صاحب نے کہا ڈاکٹر صاحب مَیں ایک انتہائی ضروری امر کے لئے آپ سے دس منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے مصروفیت کا عذر پیش کرکے ٹیلی فون پر وقت مقرر کرنے کو کہا لیکن عودہ صاحب کے اصرار کرنے پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ابھی مَیں نے بعض لوگوں کو دعا کے لئے بلایا ہے دعا سے فراغت کے بعد آپ مل لیں۔ کوئی پون گھنٹہ تک دعا جاری رہی اس کے بعد ملحقہ چھوٹے خیمہ میں ڈاکٹر صاحب برادرم عودہ کے پاس بیٹھ گئے عودہ صاحب نے کچھ اس طرح بات چیت شروع کی کہ گویا وہ ان کی تقریر سے بھی متاثر ہیں اور ادھر جماعت احمدیہ کے مبلّغ کا خط پڑھتے ہیں تو وہ بھی اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ آخر میں انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ دیکھیں فیصلہ کی بڑی آسان راہ ہے آپ دعوتِ مقابلہ کو قبول کر لیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب کہنے لگے

"بات یہ ہے کہ جس دن سے مجھے یہ خط ملا ہے مَیں اس دن سے مقابلہ کی اجازت کے لئے خداوند یسوع مسیح سے دعا کر رہا ہوں لیکن ہر روز جواب آتا ہے "نہیں" اب کل ہی جب انہوں نے یہ خط تقسیم کیا تو مَیں نے پھر دعا کی لیکن جواب ملا "نہیں ــ تم اپنا کام کرتے جاؤ ان کی طرف مت دھیان دو"

اس پر عودہ صاحب نے کہا تو پھر آپ صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ آپ کو اس امر کا قطعاً یقین نہیں کہ خدا آپ کی دعائیں سُنے گا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا اور کہا دیکھیں آپ نے دس منٹ کا مطالبہ کیا تھا اور اب نصف گھنٹہ ہونے کو ہے اور مجھے اور بھی مصروفیات ہیں۔ اس طرح بلند و بانگ دعاوی کرنے والے "عظیم مسیحی مناد" مسیح محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کر سکا اور اس نے راہِ فرار اختیار کر لی۔

خاکسار مسعود احمد جہلمی
مبلّغ جرمنی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

مجلس انصاراللہ کراچی کے سالانہ تربیتی اجتماع کی مختصر روداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

مجلس انصاراللہ کراچی کا آٹھواں سالانہ تربیتی اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کی توفیق سے یکم تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق یکم ستمبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار احمدیہ ہال میں صبح سوا نو بجے شروع ہوا۔ مجلس انصاراللہ کراچی کی یہ انتہائی خوش قسمتی تھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان دنوں کراچی میں تشریف فرما تھے اور حضور نے ازراہِ عنایت اجتماع کا افتتاح کرنا منظور فرما لیا تھا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ بنفسِ نفیس مقامِ اجتماع میں تشریف لائے اور اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ پروگرام کے مطابق مولوی محمد نواز صاحب کسٹلی نے تلاوتِ قرآن مجید کی اس کے بعد احباب نے حضور کی قیادت میں اپنا عہد دہرایا۔ پھر حضور نے انصاراللہ سے خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا انصاراللہ پر بڑی ذمہ داری اپنے نفسوں کی اصلاح اور ماحول کی تربیت کی ہے۔ اگر انصاراللہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے اُن وعدوں کو پورا کریگا جو اس نے حضرت مسیح موعودؑ سے کئے۔ یہ ضروری ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت کی تربیت ہوتی رہے کیونکہ صرف اسی صورت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا لیکن اگر ہم آئندہ نسلوں کی تربیت نہ کر سکے تو پھر غیر تربیت یافتہ نسل اسلام کی کامیابیوں کی وارث نہیں ہو سکتی۔ حضرت موسیٰؑ کو موعود سرزمین کی بشارت دی گئی تھی لیکن جب ان کے ماننے والوں نے ویسی قربانیاں پیش نہ کیں جن کا مطالبہ کیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو چالیس سال تک التوا میں ڈال دیا اور اس نسل کو اس سے محروم کر دیا گیا۔ اس کے بعد اگلی نسل کو وہ تربیت حاصل ہوئی جو اس کے لئے ضروری تھی اور اس دوسری نسل کے ذریعے یہ وعدہ پورا ہوا۔ پس ہمیں آئندہ نسل کی تربیت سے کبھی غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں اہل وعیال کی تربیت کے اصولوں کی تشریح فرمائی اور احباب کو توجہ دلائی کہ انہیں اپنے اہل وعیال کی تربیت اور آئندہ نسلوں کی اصلاح کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ حضور نے انصاراللہ کو خاص طور سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا بچّوں کی ناجائز ضدوں اور ان کی غلط قسم کی خواہشات کے آگے جھکنا نہیں چاہیئے اور پختگی اور ثابت قدمی کے ساتھ ان کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ بے پردگی اور سینما بینی کے رجحان کو ختم کرنا ہوگا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم خود اپنی اولاد کو جہنم میں دھکیلنے والے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا ہر مربّی کو خود نمونہ پیش کرنا چاہیئے کیونکہ اسی صورت میں دوسروں کی تربیت کی جا سکتی ہے۔ حضور کا یہ ایمان افروز خطاب ۵۵ منٹ جاری رہا اس کے بعد حضور اجتماع کے مقام سے تشریف لے گئے اور اجتماع کی کارروائی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد مکرم ظفراللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا ازاں بعد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا اور اس کے بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات کا درس دیا ازاں بعد خاکسار آفتاب احمد بسمل منتظم عمومی نے گزشتہ آٹھ ماہ کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں مکرم مولوی عبدالمجید صاحب۔ چوہدری عبدالمجید صاحب اور خاکسار نے منصفین کے فرائض انجام دیئے۔ اس مقابلے میں مکرم حکیم عطاء اللہ صاحب اوّل اور چوہدری کرم دین صاحب دوم قرار دیئے گئے۔ ازاں بعد عبدالرشید صاحب شیدا نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم "جمال وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے" پڑھ کر سنائی۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے "سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور قرآن کریم" کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ قرآن کریم کے سچے عاشق تھے اور آپؑ نے قرآن کریم کی عظمت دنیا میں قائم کرنے کے لئے تمام زندگی صرف کردی اور ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ قرآن کریم اپنی ظاہری اور معنوی خوبیوں کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے بے مثل و مانند ہے اور اس کی پیروی انسان کو خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتی ہے۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم صدرالدین صاحب کھوکھر نے حضرت بنو. نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا منظوم کلام پیش کیا۔ ازاں بعد محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے خلافتِ ثالثہ کی بشارت کتب سابقہ میں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سورہ مریم کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرنے کے بعد تفصیل سے بتایا کہ کتب سابقہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق بشارات پائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں جوزف بارکلے کی مرتب کردہ طالمود میں سے آپ نے حوالہ پیش کیا اور بتایا کہ اس میں مسیح کی آمد ثانی کے موقعہ پر اس کے ایک نافلہ کے اس کا جانشین ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کے بعد شیدا صاحب نے اپنی ایک نظم سُنائی۔ بعد ازاں محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی نے انعامات تقسیم کئے۔ زعیم اعلیٰ صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ کراچی کا یہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ (آفتاب احمد بسمل منتظم عمومی مجلس انصاراللہ کراچی)

میرے پیارے بھائی جان بشارت احمد صاحب مرحوم

(محترمہ بی بی یلدہ صاحبہ از گجرات)

۷ جولائی ۱۹۶۷ء بروز سوموار پونے چھ بجے شام میرے بھائی جان مکرم بشارت احمد صاحب ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو احمدیت سے بچپن سے ہی بہت محبت تھی ان کی بچپن کی ایک ڈائری کے چار پانچ صفحوں پر صرف اللہ اکبر ہی لکھا ہوا ہے حضرت المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الہامات معجزات اور درثمین کی نظمیں لکھی ہوئی ہیں۔ نماز روزے کے بہت پابند تھے۔ اکثر قرآن کریم کی آیات اور دینی نظمیں ورد زبان رہتیں حضرت مسیح الموعود کی کتب کا وسیع مطالعہ تھا۔ انہیں جب بھی کوئی دوسری کتاب پڑھتے دیکھتے تو کہتے سلسلہ کی کتب پڑھا کرو جو جسم و روح میں جان ڈال دیتی ہیں ملازمت کے دوران جہاں کہیں بھی آپ رہے وہاں احمدی احباب سے ضرور تعلق رکھا اگر کسی چھوٹے اسٹیشن پر جماعت احمدیہ نہ ہوتی تو بہت افسوس کرتے کہ یہاں رہنے کا مزا نہیں۔ وہ شالہ تبدیلی ہوئی تو چکوال جا کر جمعۃ المبارک کی نماز ادا کرتے روزنامہ الفضل ہمیشہ اپنے نام جاری رکھا۔ انصار اللہ، الفرقان، خالد، مصباح بھی منگواتے۔ سب رسالہ جات کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہم سے پوچھتے کہ پڑھے ہیں یا نہیں۔ ہر ماہ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے اور اکثر کہا کرتے کہ چندوں سے ہی تو ساری برکت ہے۔ وفات سے دو دن پہلے چندہ بھجوایا۔ بیماری کی وجہ سے چندہ زیادہ اکٹھا ہو گیا تھا تو یہی کہتے رہتے ہیں نے چندہ نہیں دیا مجھے بہت غم ہے۔ جب چندہ بھجوا دیا تو کہنے لگے کہ اب مجھے سکون ہو گیا ہے۔ بچپن میں ان کا نام ملاں پڑا ہوا تھا۔ کیونکہ چھوٹی سی عمر میں مسجد جا کر نمازیں ادا کرتے روزے رکھتے۔ تلاوت قرآن مجید بہت اچھی طرح کرتے تھے آواز میں سوز و ترنم بہت تھا اذان بھی بہت خوش الحانی سے دیا کرتے تھے۔ بہت سی آیات مع ترجمہ کے زبانی یاد تھیں چھوٹی عمر میں ہی وصیت کر دی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت پائی ساری بیماری کا ہیں بڑے استقلال میں

اور ذرا سی بھی لغزش نہیں آنے دی اور کسی قسم کی بے چینی و گھبراہٹ ظاہر نہیں کی اپنے سے بڑھ کر تیمارداروں کا احساس و خیال کرتے رہے۔

والدہ صاحبہ سے بہت محبت تھی $\frac{102}{105}$ تک بخار سے بخار ہو جاتا باوجود بخار کی سخت حدت پیش کے والدہ صاحبہ کو تسلی دیتے رہے اور ہنس ہنس کر باتیں کرتے اگر حدت کو زیادہ تکلیف ہو جاتی تو والدہ صاحبہ کے سامنے حتی الوسع تکلیف چھپانے کی کوشش کرتے یہی کہتے کہ آپ آرام سے میرے لئے دعا کر کے سو جائیں۔ زندگی بھر صحت قابل رشک رہی مرحوم نے اپنی تیس سالہ زندگی میں صرف ایک دفعہ بیمار ہوئے اور وہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی۔

وہ شالہ میں سٹیشن ماسٹر ہو کر گئے تو ڈسچارج ہونے والے سٹیشن ماسٹر نے کہا کہ بچ کے رہنا یہاں کے لوگ بہت بُرے ہیں خاص طور پر خاکروب تو بہت اکھڑ باز انسان ہے۔ بھائی جان مرحوم کچھ متفکر سے ہوئے مگر جلد ہی اپنے اخلاق سے اُن سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا وہاں کے لوگ ان کی بے حد عزت کرتے تھے پیروں کی نسبت غریبوں کی زیادہ خاطر مدارت کرتے۔ وہاں کا پانی بھرنے والا ایک بوڑھا آدمی تھا اس کی اکثر مدد کیا کرتے تھے۔ سردیوں میں اُسے روزانہ ایک انڈا اور دودھ کا گلاس پلاتے کہتے غریب اور بوڑھا آدمی ہے قلیل آمدن اور عیالداری میں اسے اچھی خوراک نہیں مل سکتی۔ اسے کہہ دیا کہ بابا آپ ہمارے ہاں کھانا کھا لیا کریں۔ وہی خاکروب جو سارے سٹیشن پر بڑا اکھڑ باز مشہور تھا۔ اُن کا بے دام غلام ہو گیا۔ جب ان کی وہاں سے تبدیلی فتح شاہ پور ہو گئی۔ تو وہ کہنے لگا کہ بابو جی آپ ایک گاڑی سے روانہ ہوں گے تو میں دوسری گاڑی سے اپنے گھر چلا جاؤں گا آپ کے بغیر اس سٹیشن میں ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ ؎

ہم بھائی جان کی وفات کے بعد محترمہ والدہ صاحبہ کی صحت زیادہ ہی کمزور ہو گئی ہے ان کی شفایابی کے لئے بزرگوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

57

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف انجینئر (سروے) اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو ۲ خمور۔ ڈیرہ غازیخاں ریل لنک کی تعمیر کے سلسلے میں ۲۶ تا ۲۸ تک مندرجہ ذیل کام کے لئے علیحدہ علیحدہ زون وار رجسٹرڈ ٹھیکیداروں سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر دیو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ اور جنرل ڈسپیسز تمام اضافہ اور تصحیحات کی سلپیں جو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس کی اشاعت کے بعد جاری ہوئیں شامل ہیں) پر ہوں گے لیبر اور میٹریل ماسوائے سیمنٹ اور ری انفورسنگ سٹیل جو ریلوے فراہم کرے گی اور قیمت وصول کرے گی جبکہ پلوں کے لئے آر سی سی پائپس اور سلیبس بلا قیمت فراہم کرے گی۔ پر مبنی ہونے چاہئیں سینیٹری ورکس واٹر سپلائی اور سینیٹری ورکس کے لئے علیحدہ علیحدہ ریٹس پی ڈبلیو ڈی ریلوے کے منظور شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۸ پر مبنی کرنے ہوں گے۔

۱۔ پرانی متروکہ سٹیشن بلڈنگ کی عارضی سٹاف کوارٹرز میں تبدیلی ۲ یونٹس عارضی جیمبر سبارڈینیٹ کوارٹرز اور ۲ یونٹس عارضی کلاس III سٹاف کوارٹرز۔ ایک یونٹ عارضی جونیئر سبارڈینیٹ کوارٹرز عارضی بنگلہ جات اور گیراج برائے ایکسی ای این کنسٹرکشن اور اے ای این کنسٹرکشن کا خمور ڈویژن کے ورکس کی تخمینی لاگت ۵۰۶/۵۰ روپے۔ زر امانت ۲۰۰/ روپے۔ تکمیل کا عرصہ ۹ ماہ

۲۔ سروس بلڈنگ سٹاف کوارٹرز۔ انسلیٹری ورکس کی تعمیر بمقام کن اور گیٹ لاج بمقام میل ۴ ۲ اور گینگ ہٹس بمقام میل ۲۰/۰۰ اور ۲۸/۰۰۔ زون نمبر ۳ میل ۱۹/۰۰ تا ۲۸/۲۰ ورکس کی تخمینی لاگت ۶۸/۶۰ روپے۔ زر امانت ۲۰۰/ روپے۔ تکمیل کا عرصہ ۹ ماہ

۳۔ سروس بلڈنگ سٹاف کوارٹرز۔ گینگ ہٹس جس میں انسلیٹری ورکس شامل ہیں کی تعمیر بمقام روجھان اور گیٹ لاج بمقام میل ۳۰/۱۷ اور گینگ ہٹس بمقام ۳۶/۰۰ زون نمبر ۴ میل ۳۰/۰۰ تا ۳۴/۰۰ ورکس کی تخمینی لاگت ۹۶۲۹/۶۱ روپے زر امانت ۲۰۰/ روپے۔ تکمیل کا عرصہ ۹ ماہ

۴۔ سروس بلڈنگ سٹاف کوارٹرز ۴ یونٹس کلاس III اور ۶ یونٹس کلاس IV ۸ یونٹس گینگ ہٹس اور انسلیٹری ورکس کی تعمیر بمقام محمد پور سٹیشن۔ ۲ یونٹس گینگ ہٹس ۲۷ عدد کلورٹس ۶ عدد ۱x۱ ایک نمبر ۲x۱۲ آر سی سی سلیب برج زون نمبر IV میل ۳۰/۰۰ تا ۹/۰۲/۰۰ ورکس کی تخمینی لاگت ۷۰/۰۰ روپے۔ زر امانت ۲۰۰/ روپے۔ تکمیل کا عرصہ ۱۲ ماہ

۵۔ ۳۰ عدد ۱x۱-۱۰ عدد ۲x۲-۱ ایک عدد ۴x۱۰ ایک عدد ۵x۱۰ آر سی سی سلیب برج اور ایک عدد ۸x۱ ایک عدد ۳x۱۰ ۲ عدد ۲x۲۳ ایک عدد ۲x۴ قطر ہیوم پائپ برجز کی تعمیر بمقام زون نمبر ۳ میل ۱۹/۰۰ تا ۲۸/۰۰ کا خمور ڈیرہ غازی ریل لنک۔ ورکس کی تخمینی لاگت ۰۰۰/ روپے زر امانت ۶۰/۱۰ روپے اور تکمیل کا عرصہ ۱۲ ماہ

۶۔ عدد ۱x۱-۳ عدد ۲x۲-۱ ۲ عدد ۴x۱۰ ایک عدد ۱x۱۲ آر سی سی سلیب برجز اور ۲ عدد ۱x۸-۱ ایک عدد ۸x۲-۱ ۲۷ عدد ۲x۴ اور ایک عدد ۴x۲ قطر ہیوم پائپ برجز کی تعمیر۔ زون نمبر ۲ میل ۰۰/ ۳۰ تا ۳۸/۰۰ ورکس کی تخمینی لاگت ۰۰/۱۱ روپے۔ زر امانت ۲۲۰/۸ روپے تکمیل کا عرصہ ۹ ماہ

۷۔ ایک عدد ۹x۱۲ آر سی سی برج نمبر ۶۳ کی تعمیر بمقابل میل ۵۱/۷۶ زون نمبر ۲ کا خمور۔ ڈیرہ غازیخان ریل لنک۔ تخمینی لاگت ۰۰/۰۰۰ روپے زر امانت ۰۰/ روپے تکمیل کا عرصہ ۱۲ ماہ

۸۔ ایک عدد ۱۰x۹ اور ایک عدد ۱۰x۲ آر سی سی سلیب برجز نمبر بالترتیب ۱۱۳ اور ۱۲۳ کی تعمیر بمقام بالترتیب میل ۹۳/۴ اور ۷۷/۹۶ زون نمبر ۳ کا خمور ڈیرہ غازیخان ریل لنک ورکس کی تخمینی لاگت ۰۰/۱۹۰ روپے زر امانت ۲۲۳/ روپے۔ تکمیل کا عرصہ ۱۲ ماہ

۹۔ ۲ عدد ۱۵x۷ آر سی سی سلیب برج نمبر ۱۲۸ A اور ۱۲۹ A بمقام میل نمبر ۱۳ x ۲۸ ۶۸-۲۸ ایک عدد ۱۵x۱۰ آر سی سی سلیب برج نمبر ۱۳۲ A کی تعمیر بمقام میل ۸۹ ایک عدد ۲x۱۰ آر سی سی سلیب برج نمبر ۴ بمقام ۹۰/۱۳ زون ۴۔ کا خمور ڈیرہ غازیخان ریل لنک۔ ورکس کی تخمینی لاگت ۳۵/۰۰۰ روپے زر امانت ۷۰/ روپے تکمیل کا عرصہ ۱۲ ماہ

۱۰۔ ٹنڈر کی دستاویزات بقیمت نقد ۴/ روپے اور دیگر متعلقہ کاغذات دفاتر سی ای این / ایس اینڈ سی پی ڈبلیو ریلوے لاہور یا ایکس ای این / III سی اور IV سی پی ڈبلیو ریلوے بالترتیب ڈیرہ غازیخان۔ کا خمور ۲۵ ستمبر تک صبح ۱۱ بجے قبل دوپہر کسی یوم کار کو دیکھے یا حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر دفتر سی ای این / ایس اینڈ سی میں ۲۶ کو بارہ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز ۱۲ بجے دوپہر حاضر ہونے والے خواہشمند ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے

INF(L)-2609

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۱۲

میں عائشہ دانجھی بیوہ چوہدری تاج الدین صاحب مرحوم قوم دانجھہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۳۰ پیدائشی ۱۹۵۰ء ساکن اور حال ماں ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۹-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۳۲ روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

شرط اول ۱۰-۵-۱

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عائشہ دانجھی والدہ چوہدری رحمت علی صاحب دارالعلوم ربوہ۔

گواہ شد:۔ احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

گواہ شد:۔ عبداللطیف خاں محلہ دارالعلوم ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۳۱۳

میں عطاء اللہ نمبردار ولد چوہدری غلام رسول صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

	مربے	کنال	ایکڑ
۱۔ زمین نہری	۱۰	۲	۲۷

مالیتی ---- ۵۰۰۰۰ روپے

۲۔ ۲۰ بیگھہ ---- ۶۰۰۰ روپے

۳۔ مکان رہائشی ---- ۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱۰/۵/۱

العبد:۔ عطاء اللہ بقلم خود

گواہ شد:۔ ظفر اللہ خاں ولد چوہدری حاکم علی صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا۔

گواہ شد:۔ چوہدری غلام رسول چک ۹ سرگودہا۔

مسل نمبر ۱۹۳۱۴

میں محمد سلیم احمد ناصر ولد نور محمد صاحب صحابی قوم کھوکھر راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۱۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/۱

العبد:۔ محمد سلیم احمد ناصر ولد نور محمد صاحب صحابی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد رفیق صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ عطاء اللہ ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مسل نمبر ۱۹۳۱۵

میں ظفر اللہ خاں ولد چوہدری حاکم علی صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

	مربے	کنال	گھماؤں
۱۔ زرعی اراضی	۱۰	۴	۶۰ کا ۱/۵

۲۔ گھماؤں کا مالک ہوں ---- ۲۰۰۰ روپے

۲۰۰۰ بیگھہ میں سے بھی ۱/۵ حصہ مالیتی ۱۲۰۰۰

۳۔ مکان سکونتی واقع چک ۹

میں سے ۱/۵ مالیتی ---- ۴۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ ظفر اللہ خاں بقلم خود

گواہ شد:۔ عطاء اللہ نمبردار چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا

گواہ شد:۔ ضیاء الدین ولد غلام رسول صاحب چک ۹۔

مسل نمبر ۱۹۳۱۶

میں نجمہ تنویر زوجہ ظفر اللہ خاں صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ---- ۳۰۰۰ روپے

زیور طلائی مالیتی ---- ۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱-۵-۱

العبد:۔ نجمہ تنویر بقلم خود

گواہ شد:۔ ظفر اللہ خاں بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عطاء اللہ بقلم خود نمبردار چک ۹ پنیار۔ ضلع سرگودہا۔

مسل نمبر ۱۹۳۱۷

میں ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ---- ۱۰۰۰ روپے

زیور طلائی ---- ۲۱۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱-۵-۱

الامۃ ناصرہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ بقلم خود عطاء اللہ خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ بقلم خود ظفر اللہ ولد چوہدری حاکم علی صاحب چک ۹ ضلع سرگودہا

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء، طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن طلبا اور طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ ادا کیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو ان کے لئے دینی اور دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین۔

۳۶۔ عزیز مرزا اللیق احمد ابن صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ ... — ۱۰ روپے
۳۷۔ عزیز مرزا نذیر احمد ساکن ہیلاں ضلع گجرات ... — ۱۲ روپے
۳۸۔ عزیز محمد نعیم ابن شیخ محمود اسلم صاحب دنیاپور ضلع ملتان ... — ۱۰ روپے
۳۹۔ عزیز عبدالرحیم زمیندار سائنس کالج جی ٹی روڈ گجرات ... — ۵ روپے
۴۰۔ عزیزہ امۃ الودود بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا ... — ۵ روپے
۴۱۔ عزیز مسعود احمد صاحب گوجرہ ضلع لائلپور ... — ۲۰ روپے
۴۲۔ عزیزہ امۃ الحکیم لئیقہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ربوہ۔ — ۲۰ روپے

دیگر کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

برائے توجہ لجنات

ناصرات کا جو امتحان ۱۷ نومبر ۱۹۶۸ء ہو رہا ہے اس کا نصاب درج ذیل ہے:-

بڑا گروپ ۱۔ سیرت مسیح موعود علیہ السلام نصف آخر۔
۲۔ نماز مترجم
۳۔ قرآن کریم کا دوسرا پارہ نصف آخر
۴۔ درثمین تیسری اور چوتھی نظم
۵۔ سواری پر بیٹھنے کی دعا۔ منزل پر پہنچنے کی دعا۔

چھوٹا گروپ (۱) راہ ایمان نصف آخر۔ (۲) چاند دیکھنے کی دعا۔
(۳) سورۃ اخلاص۔
(۴) کلام محمود کی یہ نظم:- جو چال چلے ٹیڑھی جو بات کہی اُلٹی۔
(۵) سورۃ الناس۔

لجنہ کا امتحان جو ۱۷ نومبر ۱۹۶۸ء کو ہو رہا ہے اس کا نصاب درج ذیل ہے:- ۱۷ نومبر کو معیار دوم کا کشتی نوح اور دسویں سپارے کا امتحان ہوگا۔ معیار اول کے لئے سورہ بقرہ کا آٹھواں اور نواں رکوع از تفسیر کبیر صفحہ ۲۷۵ تا ۲۸۷ اور کشتی نوح شامل نصاب ہوگی۔
لجنات سے التماس ہے کہ ان امتحانوں کی تیاری ابھی سے شروع کروا دیں اور زیادہ سے زیادہ طالبات کو شریک امتحان کرنے کے لئے کوشش فرمائیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہوالشافی
بواسیر "پائلز کیور"
(کی)
چار خوراک سے ختم قیمت ۱۰/- علاوہ محصول ڈاک ۱۵/-
آزمائش کے لئے نمونہ کی ایک خوراک
مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لائلپور
ڈاکٹر اصغر ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے والٹ لیگھارن کی عمدہ نسل کے بٹھانے والے انڈے اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے
دستیاب انڈے ۶ روپے فی درجن
یکروزہ چوزے ۱۸/- روپے فی درجن (منیجر)

58 حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس فرمائیں۔

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گزشتہ سال یکم ہجرت ۱۳۴۶ ہش لغایت ۳۰ شہادت ۱۳۴۷ ہش کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ جن احباب کو فارم نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں تاکہ ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا سکیں۔ اور اپنے مکمل پتہ جات سے بھی اطلاع دیں تاکہ صحیح پتہ پر فارم بھجوائے جا سکیں۔

یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حساب ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے جو بلاضرورت زائد خرچ ہے اس حصہ آمد کے ہر موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دُعا

میری اہلیہ چند دنوں سے بعارضہ دل بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ جملہ احباب کرام، بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری اہلیہ کی کاملہ و عاجلہ صحت و تندرستی کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار عبدالغفور۔ دفتر وقف عارضی۔ ربوہ)

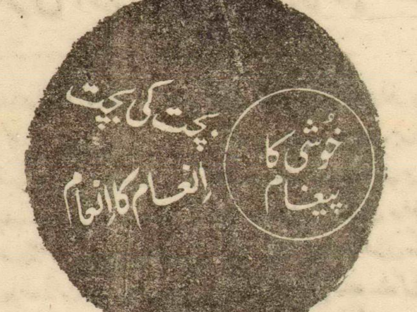

۱۰ روپے والے انعامی بانڈ پر
۱۲۰
انعامات

۵ روپے والے انعامی بانڈ پر
۱۲۸
انعامات

دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینہ خوشی کا پیغام لیں۔ انعامی بانڈ آپ کے لئے دوہری مسرت ... کرتا ہے
محنت کی بچت ——— انعام کا انعام

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے
منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

... سنٹرل ڈائریکٹوریٹ نیشنل سیونگز ——— اسلام آباد

شرک کی بُنیاد کسی دلیل پر نہیں ہوتی یہ قوم کے لوگوں کی خوشنودی کے لئے اختیار کیا جاتا ہے

مومن صرف خُدا سے ڈرتا ہے اور اسی کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْثَانًا مَّوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکْفُرُ بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَّمَاْوٰىکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس میں بتایا کہ باوجود اس کے کہ ابراہیمؑ کو اس کی قوم نے آگ میں ڈال دیا تھا جس سے اللہ تعالےٰ نے اُسے معجزانہ رنگ میں نجات دی پھر بھی ابراہیمؑ توحید کا ایسا عاشق تھا کہ آگ سے نجات پاتے ہی اُس نے اپنی قوم کو پھر سمجھانا شروع کر دیا اور کہا کہ تم نے تو بتوں کو اس لئے خدا بنا لیا ہے تاکہ اس دُنیا میں وہ تمہارے درمیان محبت پیدا کرنے کا موجب ہوں۔ یعنی ایک مرکزی نقطہ بن جائے۔ اور تم سب ایک بت کے پجاری اپنے آپ کو بھائی بھائی کہنے لگ جاؤ۔ لیکن یہ محبت اس دُنیا تک ہی ہے۔ اگلے جہان میں یہ تم کو کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ بلکہ اگلے جہان میں پجاری بتوں کے تعلق سے اور بت پجاریوں کے تعلق سے انکار کرنے لگیں گے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ کافر آگ میں داخل کئے جائیں گے۔ اور کوئی ان کی مدد نہیں کر سکے گا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ شرک کی بنیاد کسی دلیل پر نہیں۔ بلکہ صرف قوم کے لوگوں کو خوش کرنے اور اُن کی تعریف حاصل کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ لیکن سچا دین ہمیشہ دلیل پر قائم ہوتا ہے اور سچے دین کے پیرو لوگوں کو خوش کرنے کی بجائے خدا تعالےٰ کی خوشنودی کو مقدّم رکھتے ہیں۔ گویا مشرک تو دُنیا کو دین پر مقدم کرتا ہے لیکن مومن دین کو دُنیا پر مقدم کرتا ہے۔ مشرک لوگوں سے ڈرتا ہے اور اُن کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن مومن صرف خدا سے ڈرتا ہے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

یَکْفُرُ بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔

میں بتایا کہ کُفر کی دوستی ایسی ناپائدار ہوتی ہے کہ دُنیا میں بھی وہ لوگ جن کو خوش کرنے کے لئے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی جاتی ہے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اگلے جہان میں بھی یہ دوستیاں انسان کے کسی کام نہیں آ سکتیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ عنکبوت ص ۳۰۸ تا ص ۳۰۹)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ غلام فاطمہ صاحبہ ۱۲-۱۳ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۲-۱۳ ستمبر ۱۹۶۸ء کی درمیانی شب تین بج کر ۲۵ منٹ پر وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار رہ کر ٹائیفائڈ بیمار تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ۱۳ تبوک کو بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور اسی دن شام کے تقریباً ۶ بجے مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ نے ۲ لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور بچوں کا حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

محمد صدیق چوہان
(مکان ۳۲/۳ دار النصر غربی ربوہ)

انجنیئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے طلباء کے لئے ضروری اطلاع

خاکسار کا ایک نوٹ انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ کے متعلق اخبار الفضل میں چھپ چکا ہے اس میں سہو کتابت سے پتہ شائع ہونے سے رہ گیا ہے انجنیئرنگ یونیورسٹی میں داخل ہونے والے طلباء خاکسار سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ نیز نماز جمعہ احمدیہ مسجد دار الذکر میو روڈ لاہور میں ادا کریں۔

محمد مبشر شاہ ۔ 83-E ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور

درخواست دعا

عزیزم پرنسپل فضل الرحمٰن صاحب آف سانگھڑ جو حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بھتیجے ہیں کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں

(ماسٹر حسن محمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۲

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب کی طرف سے روسی لیڈروں کے لئے خیر سگالی کا پیغام

لاہور ۱۷ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کے دورۂ روس کا مقصد پاکستان اور روس کے درمیان دوستی اور خیر سگالی میں مزید اضافہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں روسی وزیر اعظم اور عوام کے لئے صدر ایوب کی طرف سے خیر سگالی کا ایک پیغام بھی ماسکو لے جا رہا ہوں۔ انہوں نے یہ بات کراچی روانہ ہونے سے پہلے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہی۔ گورنر آج کراچی سے نو روزہ دورہ پر روس روانہ ہو رہے ہیں

پاکستان کی معیشت میں انقلاب

لاہور ۱۷ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ زراعت اور بنیادی صنعتوں کے معاملے میں پاکستان اب خدا کے فضل سے خود کفالت کی منزل کے قریب پہنچ گیا ہے اور اب ہم بھاری صنعتوں کے قیام کے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں جو ہماری صنعتوں کے قیام کے سلسلے میں ہمیں بہت سے دوست ممالک کا جن میں روس اور چین شامل ہیں گہرا تعاون حاصل ہے اور توقع ہے کہ بھاری صنعتوں کے قیام کی منزل بھی کامیابی سے طے کر لی جائے گی۔ جس سے پاکستان کی صنعتی معیشت میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اس طرح نہ صرف ہماری قومی آمدنی میں زبردست اضافہ ہوگا۔ بلکہ ہزاروں صنعتی کارکنوں اور ہنرمندوں کو باعزت روزگار بھی میسر آ سکے گا۔

گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے کل شام اپنی ماہانہ نشری تقریر میں قومی ترقی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پاکستان روزمرہ استعمال کی اشیاء کی پیداوار میں بہت جلد اس منزل پر پہنچ جائے گا کہ عوام کی ہر ضرورت ملک میں ہی پوری ہونے لگے گی۔ انہوں نے کہا پاکستان کی برآمدات میں بھی کافی اضافہ ہو رہا ہے عوام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے چھوٹی صنعتوں کو بھی ترقی دی جا رہی ہے انہوں نے اپنی تقریر میں دورۂ روس، ایران اور ترکی کے زلزلوں اور پاکستان میں یوم قائد اعظم اور یوم دفاع کے مختلف پہلوؤں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔

راولپنڈی کے قریب بس کا حادثہ

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ کل یہاں سے ۳۳ میل دور ایک بس نالے میں گر گئی جس سے بارہ افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ بعض زخمیوں کو راولپنڈی لایا گیا ہے جہاں ان کی حالت خطرناک ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ بس راولپنڈی آ رہی تھی اور مسافروں سے بھری ہوئی تھی۔ جب وہ راولپنڈی سے ۳۳ میل پہنچی تو بھاٹہان کے پل کے قریب ایک موڑ کاٹتے ہوئے حادثہ سے دوچار ہو گئی۔ بارہ افراد موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ مزید تفصیلات موصول نہیں ہوئیں

امریکی فوجوں نے ۲۸ ٹن اسلحہ پر قبضہ کر لیا

سائیگون ۱۷ ستمبر۔ گذشتہ روز دانانگ کے جنوب میں امریکی فوجوں اور گوریلوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی۔ امریکی فوجیں گوریلوں کے ٹھکانوں اور خفیہ اسلحہ کی تلاش میں تھیں جہاں ۲۸ ٹن اسلحہ امریکی فوجوں کے ہاتھ لگا